6/-

فضائل

حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

از قلم

حضرت علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

ناشر

مرکزی مجلس امام اعظم رجسٹرڈ لاہور

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱

اختر شاہجہانپوری مظہری

لاہور چھاؤنی کوڈ نمبر 54810

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

سوال:۔ بعض نام نہاد مولوی اور پیر اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بُرا کہتے ہیں، اُن پر نکتہ چینی کرتے اور آپ کے حق میں سخت گستاخی کرتے ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (خاک بدہن ناپاک) کافر کہتے (معاذاللہ) اور اُن کو کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر بتلاتے ہیں، پھر اس کے باوجود اپنے آپ کو سُنّی بھی کہلواتے ہیں، تو ہمیں للہ مدلل طریقے سے یہ بتلایا جائے کہ اسلام میں ان ہستیوں کا مقام کیا ہے۔ اور مفصل طور پر مخالفین کے اعتراضات کا جواب دے کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ والاجر عند اللہ الوہاب القدیر، العارض والمستفتی۔ (۱) (صاحبزادہ) نجیب الرحمن چھوہر شریف ہری پور ہزارہ

(۲) (حافظ) شفیق الرحمن ساکن تلوکر نزد ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب باسم الملهم للصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ و علی آلہ و اصحابہ الذین اوفوا عہدہ۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک عظیم باپ کی بیٹی تو ہیں ہی مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی معتمد ترین رفیقۂ حیات ہونے کی حیثیت سے جہاں عظمت و فضیلت میں منفرد ہیں وہاں مظلومیت میں بھی سب سے زیادہ آپ کو حاسدین کی سازشوں کا نشانہ بننا پڑا، ذرا اُس

سلسلہ مطبوعات نمبر ۱

الحکیم خان اختر شاہجہانپوری مظہری

کوڈ نمبر 54810

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء

سوال:۔ بعض نام نہاد مولوی اور پیر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو برا کہتے ہیں، ان پر نکتہ چینی کرتے اور آپ کے حق میں سخت گستاخی کرتے ہیں اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (خاک بدہن ناپاک) کافر کہتے (معاذ اللہ) اور ان کو کافر نہ کہنے والوں کو بھی کافر بتلاتے ہیں، پھر اس کے باوجود اپنے آپ کو سُنّی بھی کہلواتے ہیں، تو ہمیں للہ مدلل طریقے سے یہ بتلایا جائے کہ اسلام میں ان ہستیوں کا مقام کیا ہے۔ اور مفصل طور پر مخالفین کے اعتراضات کا جواب دے کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔ والاجر عند اللہ الوہاب القدیر، العارض والمستفتی۔ (۱) (صاحبزادہ) نیب الرحمن چھوہر شریف ہری پور ہزارہ

(۲) (حافظ) شفیق الرحمن ساکن نلو کر نزد ہری پور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب باسم الملہم للصواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہٗ وعلی آلہٖ واصحابہٖ الذین اوفوا عہدہٗ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک عظیم باپ کی بیٹی تو ہیں ہی مگر امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی معتمد ترین رفیقۂ حیات ہونے کی حیثیت سے جہاں عظمت و فضیلت میں منفرد ہیں وہاں مظلومیت میں بھی سب سے زیادہ آپ کو حاسدین کی سازشوں کا نشانہ بننا پڑا، ذرا اس

منظر کو اپنی آنکھوں کے سامنے لائیے اور اس موقعہ کا تصور کیجئے کہ جب صدیقۂ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا صرف اتنا کہہ کر خاموش ہو گئی تھیں کہ "اشکو ابثی وحزنی الی اللہ یعنی میں اپنا دردِ دل علیمٌ بذاتِ الصدور کو سنا چکی ہوں"۔ یہی وہ مرحلہ تھا جب عرش بریں سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عفت و پاکیزگی کا اعلان ہوا۔

اَلْخَبِیْثٰتُ لِلْخَبِیْثِیْنَ وَالْخَبِیْثُوْنَ لِلْخَبِیْثٰتِ ۚ وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ ۚ [1] — گندیاں گندوں کے لیے اور گندے گندیوں کے لیے اور ستھریاں ستھروں کے لیے اور ستھرے ستھریوں کے لیے [2]

صدیقۂ کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے کیس میں خود اللہ تعالیٰ نے وکیلِ صفائی کی حیثیت سے جرح کرتے ہوئے فرمایا، ناپاک عورتیں تو ناپاک مردوں کے لیے جس طرح ناپاک مرد ناپاک عورتوں کے لیے ہوا کرتے ہیں اسی طرح پاک باز عورتیں پاک باز مردوں کے لیے اور پاک باز مرد پاک باز عورتوں کے لیے ہوا کرتے ہیں، اور جج کی حیثیت سے فیصلہ صادر فرماتے ہوئے کہا۔

اُولٰٓئِكَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ ؕ [3]

یعنی یہ ان تمام آلودگیوں سے پاک اور باعزت بری ہیں۔ اور اس الزام تراشی کے باعث اُن کو جس اذیت و پریشانی سے گزرنا پڑا اُس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ كَرِیْمٌ ۔ [4] ان کے لیے بخشش اور عزت کی روزی ہے

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حلقۂ ازواجِ مطہرات رضوان اللہ تعالیٰ عنھن اجمعین میں فخریہ کہا کرتی تھیں، صرف میں پیغمبر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے گھر کنواری کی حیثیت سے آئی ہوں، میں نے ہی جبرئیل امین کو اپنی آنکھوں سے دیکھا مجھے کئی مرتبہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلام آئے، میرے بستر پر خدا کا قرآن اُترا اور میرا حجرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آخری آرام گاہ بنا (جو اَب گنبدِ خضریٰ ہے) اور حضرت یوسف علیہ السلام پر جب الزام لگا تو ایک بچہ

---

[1] سورۃ النور آیت ۲۶ [2] کنز الایمان شریف [3] ایضاً [4] ایضاً

وکیل بنا، حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا تو ایک عورت صفائی میں بولی، حضرت مریم علیہا السلام پر الزام لگا تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام وکیلِ صفائی بنے مگر جب میری (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کی باری آئی تو خود ربِ ذوالجلال میرا وکیلِ صفائی بن گیا۔

حضرت یوسف علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر انسانوں نے الزام لگایا اور انسانوں نے ہی صفائی دی۔ مگر رسولِ عربی برگزیدۂ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حُمَیرا سیدہ، عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مقدر تو دیکھئے کہ الزام انسانوں نے لگایا صفائی رحمٰن نے دی۔ فرش پر الزام لگایا گیا۔ عرش سے اعلانِ برأت ہوا۔

یعنی ہے سورۂ نور جن کی گواہ اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام [1]

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بے مثال عالمہ، فقیہہ اور فاضلہ تھیں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بہت سی احادیثِ مبارکہ روایت فرمائیں، تاریخِ عرب پر بڑی خبر تھی، اشعارِ عرب پر بڑی نظر تھی۔

"خلاصہ تہذیب" میں ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دو ہزار دو سو دس احادیث مبارکہ مروی ہیں جن میں ایک سو چوہتر متفق علیہ ہیں یعنی بخاری شریف اور مسلم شریف دونوں کی روایات، اور چوّن ۵۴ احادیث مبارکہ صرف بخاری شریف کی ہیں اڑسٹھ احادیث مبارکہ صرف مسلم شریف کی ہیں [2]

(حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل کی چند احادیث مبارکہ)

حدیث ۱: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی دوسرے کھانوں پر [3]

حدیث ۲: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] حدائقِ بخشش کلامِ اعلیٰحضرت بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ [2] مدارج النبوت مترجم جلد ۲ صفحہ ۱۱۸

[3] بخاری، مسلم، ترمذی، ابن ابی شیبہ، ابن ماجہ اور ابن جریر۔

کہ جب بھی کوئی مشکل مسئلہ پیش آتا تھا اور ہم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کرتے تھے تو ان کے پاس اس کا حل ہمیں ضرور مل جاتا تھا۔ (ترمذی، وقال حسن، صحیح، غریب) [1]

حدیث ۳:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عائشہ! یہ جبرائیل تم کو سلام کہتے ہیں۔" میں نے عرض کیا "وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ"۔ [2]

حدیث ۴:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا "تو مجھے خواب میں تین دفعہ دکھائی گئی، فرشتہ تجھے ریشم کے کپڑے میں لپٹی ہوئی لایا اور کہا کہ یہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی اہلیہ ہیں۔ میں نے تیرے چہرے سے کپڑا اٹھا کر دیکھا تو واقعتہً تو ہی تھی پس میں نے کہا اگر یہ منجانب اللہ تعالیٰ مقدر ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو پورا کردیں گے"۔ [3]

حدیث ۵:۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن ہدایا (تحفے) بھیجنے کا خصوصی اہتمام کیا کرتے تھے۔ جس سے ان کا مقصود آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رضا جوئی تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات کی دو جماعتیں تھیں۔ ایک میں حضرت عائشہ، حفصہ، صفیہ اور سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں اور دوسرے گروہ میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن تھیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جماعت نے ان سے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں بات کیجئے کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) صحابۂ کرام (رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین)

---

[1]:۔ ترمذی شریف۔

[2]:۔ بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی۔

[3]:۔ بخاری و مسلم شریف

کو حکم فرمائیں کہ آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) جس گھر میں بھی ہوں آپ کے لیے ہدایا (تحائف) بھیجے جائیں۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی باری کے دن کا بطورِ خاص اہتمام نہ کیا جائے۔ چنانچہ اس قرار داد کے مطابق حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے اُن سے فرمایا کہ مجھے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے بارے میں ایذا نہ دو کیونکہ سوائے عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لحاف کے اور کسی بیوی کے لحاف میں میرے پاس وحی نہیں آئی۔ اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں آپ کی ایذا دہی سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتی ہوں۔ پھر ان ازواجِ مطہرات نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا تو آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا! بیٹی! کیا تم اُس سے محبت نہیں رکھتی جس سے میں محبت رکھتا ہوں؟ عرض کیا "ضرور" فرمایا "پس اس سے محبت رکھو"۔[1]

حضرت شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ "مدارج النبوت" میں فرماتے ہیں کہ "سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل حد و شمار سے باہر ہیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فقہاء و علماء و فصحاء و بلغاء اکابر صحابہ میں سے تھیں۔ بعض سلف سے منقول ہے کہ احکامِ شرعیہ کا فیصلہ کرنے کے لیے اُن کی طرف رجوع کرنا معلوم ہوا ہے اور احادیثِ مبارکہ میں آیا ہے کہ۔

حدیث ۶ :۔ خُذُوا ثُلُثَیْ دِیْنِکُمْ مِنْ هٰذِهِ الْحُمَیْرَاءِ۔ یعنی تم اپنے دو تہائی دین کو اِن حُمیرا یعنی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے حاصل کرو"۔

صحابہ و تابعین کی جماعتِ کثیرہ نے اُن سے روایتیں لی ہیں۔

حدیث ۷ :۔ عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا "میں نے کسی کو معانیٔ قرآن، احکامِ حلال و حرام، اشعارِ عرب اور علمِ انساب میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

[1] بخاری، مسلم، نسائی شریف اور مشکوٰۃ شریف ص ۵۷۳ باب مناقب ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن۔

سے زیادہ عالِم نہیں دیکھا"۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اعظم فضائل و مناقب میں سے اُن کے لیے حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کا بہت زیادہ محبّت فرمانا ہے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا اسلام میں سب سے پہلی محبّت جو پیدا ہوئی وہ حضورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کی محبّت حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے ہے۔

سرکارِ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم سے صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ آقا آپ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب کون ہے فرمایا عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) پھر عرض کیا مردوں میں سے، آپ صلی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا" اُن کے والد" یعنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پُوچھا گیا کہ رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم کو آدمیوں (لوگوں) میں سے کون محبُوب تر تھا فرمایا" فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، پھر لوگوں نے پُوچھا مردوں میں سے کون؟ فرمایا" اُن کے شوہر" اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ان میں تطبیق اس طرح ممکن ہے کہ ازواجِ مطہرات میں محبُوب تر سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اولادِ پاک میں محبُوب تر سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اہلِ بیت میں سے محبُوب تر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اصحاب میں سے محبُوب تر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ [1]

یہی شاہ صاحب یعنی شیخ محقق حضرت شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ رقمطراز ہیں کہ۔

" حدیث دیگر آمدہ کہ از فاطمہ پرسیدند کہ از آدمیاں کہ دوست تر بود برسُول مقبُول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم فرمود عائشہ گفتند از مردماں فرمود پدر شریف وے" [2]

ترجمہ:۔ دُوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پُوچھا گیا کہ

---

[1] :۔ مدارج النبوت مترجم جلد دوم ص ۸۰۴-۸۰۵

[2] :۔ مدارج النبوت فارسی جلد دوم ص ۴۶۱۔

حضورﷺ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کس سے زیادہ محبت تھی سیدہ نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ انہوں نے پھر پوچھا کہ مردوں میں سے۔ فرمایا "اُن کے والد شریف (صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے۔"

اب ان روائیتوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ان حضرات کی آپس میں کس قدر مہر و محبت تھی اور کس قدر تقدس اور بے نفسی کہ ایک دوسرے کے فضائل و مناقب، برتری و بزرگی کا برملا اعتراف کیا کرتے تھے۔ اب صدہا سال بعد اس گئے گزرے دور میں کہ جب نفسانیت کا زور، علم و عمل کی کمی اور تقویٰ و ورع کا فقدان ہے تو کسی جعلی پیر یا نام نہاد مولوی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ گھر بیٹھے ان حضرات نفوسِ قدسیہ میں تفریق ڈالے، ان کے بارے میں رائے زنی کرے، ان کو برا کہہ کر اپنے بغض دل کی یوں بھڑاس نکالے اور اپنے نفس امارہ کو یوں تسکین دے۔ جبکہ سلف صالحین تو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام لیتے ہوئے کس قدر مؤدب اور معترفِ حقیقت نظر آتے ہیں، اور کیوں نہ ہو کہ ان کا سلوک نظر محبوب خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خوش کرنا ٹھہرا ہے۔ اسی "مدارج" میں

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ :-

"حضرت مسروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو اکابر تابعین میں سے تھے جس وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے تو فرمایا کرتے حَدَّثَتْنِی الصِّدِّیقَۃُ بِنْتُ الصِّدِّیقِ حَبِیْبَۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ" یعنی مجھ سے حدیث بیان کی صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) بیٹی صدیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کی، محبوبۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ یا کبھی اس طرح حدیث بیان کرتے: "حَبِیْبَۃُ حَبِیْبِ اللّٰہِ اِمْرَأَۃٌ مِنَ السَّمَاءِ۔ اللہ تعالیٰ کے حبیب (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی محبوبہ آسمانی بیوی"۔ [1]

اسی مدارج النبوت میں ہے کہ "سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک اور فضیلت یہ تھی وہ فرماتی ہیں کہ" میں اور حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک برتن سے غسل

[1] ۔ مدارج النبوت مترجم جلد دوم صفحہ ۸۰۶ ۔

کرتے تھے اور آپ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کسی دُوسری زوجہ مطہرہ کے ساتھ ایسا نہ کرتے تھے۔[1]

پھر اسی مدارج النبوت میں حضرت شیخ محقق رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں کہ "حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیّدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ستر ہزار درہم (روپے) راہِ خُدا میں صدقہ کرتے دیکھا ہے حالانکہ ان کی قمیص مُبارک کے دامن میں پیوند لگا ہوا تھا۔ ایک مرتبہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اُن (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے لیے ایک لاکھ درہم بھیجے تو انہوں نے اُسی دن سب خرچ کر ڈالے اور اقارب وفقراء (غریبوں) پر تقسیم فرما دیئے۔ حالانکہ اس دن آپ روزے سے تھیں۔ شام کے کھانے کے لیے اُن میں سے کچھ نہ بچایا۔ باندی نے عرض کیا کہ اگر ایک درہم روٹی خریدنے کے لیے بچالیتیں تو اچھا ہوتا۔ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے) فرمایا: "یاد نہیں آیا اگر یاد آجاتا تو میں بچا لیتی۔"[2]

شانِ صدیقہ حضرت مجدد الف ثانی کی نظر میں

امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مکتوبات شریفہ میں فرماتے ہیں: "چند سال پہلے فقیر کا یہ طریق تھا کہ اگر طعام پکاتا تھا تو اہلِ عبا کی ارواحِ پاک کو بخش دیا کرتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت امیر (علی) رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرات امامین کریمین کو بھی ملا لیا کرتا تھا۔ ایک شب کو فقیر نے خواب میں دیکھا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں، فقیر نے سلام عرض کیا تو فقیر کی طرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ نہ ہوئے اور فقیر کی طرف سے روئے مُبارک کو پھیر لیا اور پھر فقیر سے ارشاد فرمایا کہ "میں (حضرت) عائشہ (صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر کھانا کھاتا ہوں۔ جس کسی کو کھانا بھیجنا ہو وہ (حضرت) عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے گھر بھیج دیا کرے۔ اس وقت فقیر کو معلوم ہوا کہ حضورِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آزردگی اس وجہ سے تھی کہ فقیر حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریکِ ثواب نہ کرتا تھا (ایصال ثواب کی دُعا میں)

---

[1] ۔ مدارج النبوت مترجم جلد دوم صفحہ ۸۰۷ ۔

[2] ۔ مدارج النبوت مترجم جلد دوم صفحہ ۸۱۱ ۔

اُس کے بعد فقیر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور تمام ازواج مطہرات کو (جو سب اہل بیت ہیں) شریک کر لیتا ہے اور تمام اہلِ بیتِ اطہار کو اپنا وسیلہ بناتا ہے۔" [۱]

سبق:۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر ایصالِ ثواب کی دُعا میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو شریک نہ کیا جائے تو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آزردہ ہوتے ہیں تو جب کوئی دریدہ دہن بیباک اُن کی شان میں گستاخی کا مرتکب ہوتا ہوگا تو پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رنجیدگی کا کیا عالم ہوگا۔ یہیں سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ مگر یہاں حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ناراضگی کو کون دیکھتا ہے۔ یہاں تو اِن دوکانداروں کو اپنی دُکان چلانے کی پڑی ہے۔

اور یہ بھی خیال رہے کہ جو بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھے تو وہ واقعی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہی ہوتے ہیں کیونکہ شیطان تو بمطابق حدیث پاک حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صُورتِ مُبارک میں آ ہی نہیں سکتا اور پھر یہ خواب بھی امام ربانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا ہے۔ نیز اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اُس عالم میں بھی اس دُنیا کے رہنے والوں پر کس قدر نظر ہے۔ کیا خُوب کہا گیا ہے ؎

دِلوں کے ارادے تمہاری نظر میں ۔ نہیں کُچھ بھی تم سے چُھپا یا حبیبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ایک ایمان افروز حدیث مبارک

حدیث مُبارک ہے کہ ۔

"عن ابی سلمہ ابن عبد الرحمٰن عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول لازواجہ لا یعطفن علیکم بعدی الا الصابرون والصادقون" [۲]

ترجمہ: حضرت عبد الرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسُول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سُنا کہ آپ فرماتے تھے اپنی گھر والی بیویوں کو، میرے بعد تم پر وہ لوگ رحم کریں گے جو صابر اور صادق (سچے) ہوں گے۔"

---

[۱] :۔ مکتوبات مجدد الف ثانی قدس سرہ السامی مترجم جلد دوم ص ۳۴ ۔

[۲] :۔ کنز العمال مصری جلد ۷ ص ۱۱۱ ۔

معلوم ہوا کہ صبر اور صدق کی پہچان حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پردہ فرمانے کے بعد آپ کی بیویوں پر رحم کرنا ہے"۔ مگر یہاں تو اُن کی وفات کے صدیاں بیت جانے کے بعد بھی اُن کو اپنی تنقید کا نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت دے۔ آمین!

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفداروں میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مقابلہ میں جنگ کرنے والے تھے) نے ایک آدمی کو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حق میں نازیبا کلمات کہتے ہوئے سنا۔ اس کی بات سن کر حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اے بدحال! گالیاں پڑھنے کے لائق، خاموش ہو جا میں گواہی دیتا ہوں کہ بلاشبہ وہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی ہوں گی۔ [1]

جنگِ جمل کا قصّہ

امام عبدالقاہر بغدادی متوفی ۴۲۹ھ لکھتے ہیں۔

" اجمع اصحابنا علی ان علیًا رضی اللہ عنہ کان مصیبًا فی قتال اصحٰب الجمل وفی قتال اصحاب معاویۃ بصفین وقالوا فی الذین قاتلوہ بالبصرۃ انھم کانوا علی الخطاء وقالوا فی عائشۃ وفی طلحۃ والزبیر انھم اخطؤا ولم یفسقوا لان عائشۃ قصدت الاصلاح بین الفریقین فغلبھا بنو ضبۃ وبنو الازد علی رائیھا فقاتلوا علیًا فھم الذین فسقوا۔ [2]

---

[1] :۔ حیات الصحابہ جلد دوم صـ۳۴۷ بحوالہ کنز العمال۔

[2] :۔ اصول الدین عربی صـ۲۸۹ ناشر مکتبہ عثمانیہ لاہور۔

ترجمہ:۔ اور ہمارے اصحاب کا اس پر اجماع ہے کہ اصحابِ جمل اور اصحابِ معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ جنگ کرنے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صواب پر تھے اور بصرہ میں جن لوگوں نے آپ سے جنگ کی ہے وہ خطاء پر تھے اور وہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے متعلق کہتے ہیں کہ انہوں نے خطاء کی ہے لیکن فاسق نہیں ہیں۔ کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ارادہ فریقین میں صلح کرانے کا تھا۔ آپ کی رائے پر قبیلہ بنوضبہ اور قبیلہ بنوازد کے لوگ غالب آگئے تھے۔ پس انہوں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ کی لہٰذا وہ فاسق ہیں نہ کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا"

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بلاشبہ از روئے قرآن مومنین و مومنات کی روحانی ماں ہیں۔ وہ حضرت علی المرتضیٰ کی بھی ماں ہیں اور حضرت فاروق اعظم کی بھی، اور آپ بغرض جنگ گھر سے نکلی بھی نہ تھیں آپ نے اصلاح کی کوشش فرمائی مگر سبائی پارٹی دونوں طرف گھسی ہوئی تھی، مصالحت ہونے والی تھی کہ انہوں نے جنگ کے شعلے بھڑکا دیئے جنگ ختم ہوئی تو حضرت اُم المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا اجتہادی اختلاف بھی ختم ہو گیا۔

جنگِ جمل اور جنگِ صفّین کا پس منظر

محاصرین نے حضرت عثمانِ غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دوہرے داماد کو کئی دن پیاسا رکھنے کے بعد، مدینہ منورہ کی بستی میں اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پڑوس میں انتہائی بے دردی کے ساتھ شہید کر دیا اور پھر اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت زبیر، حضرت طلحہ اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے مطالبہ کیا کہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ کے قاتلوں کو قصاص میں قتل کیا جائے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سلسلہ میں مہلت چاہتے تھے کہ نظامِ خلافت مستحکم ہو جائے۔

اور شورش و فتنہ برپا نہ ہو۔ چنانچہ گفتگو نے طول کھینچا، اختلاف رونما ہوا اور منجانب اللہ جو مقدر تھا وہ ہو کر رہا۔ چنانچہ بصرہ کے قریب حضرت زبیر و طلحہ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جنگ ہوئی۔ اوّل الذکر دونوں بزرگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اونٹ کی کونچیں کاٹ دیں گئیں۔ اسی نسبت سے اس جنگ کا نام جنگِ جمل ہوا (کہ جمل کے معنی اونٹ کے ہیں)۔ [۱]

اس لڑائی کے خاتمہ پر جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا اونٹ زخمی ہو کر گرا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلدی سے کہا کہ "دیکھو اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی"۔ [۲]

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی محمد بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفدار تھے جلدی سے بڑھے اور دریافت کیا کہ کوئی تکلیف تو نہیں پہنچی۔ اس کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود کجاوے کے قریب تشریف لائے اور فرمایا "اماں جان کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی اللہ جل شانہٗ تمہاری غلطی کو معاف فرمائے"۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا "اللہ تعالیٰ تمہاری بھی مغفرت فرمائے"۔ [۳]

علامہ ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقعہ پر یعنی جنگِ جمل کے خاتمہ پر سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو سلام عرض کیا اور کہا کہ امی جان کیا حال ہے؟ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سلام کر کے دریافت کیا کہ امی جان کیا حال ہے"؟ [۴]

اسی موقعہ پر ایک شخص نے آکر عرض کیا کہ "اے امیر المؤمنین دو آدمی دروازے پر کھڑے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو برا کہہ رہے ہیں"۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قعقاع بن عمرو (ایک شخص خادم) کو حکم صادر فرمایا کہ "دونوں آدمیوں کو تعزیراً سو سو کوڑے لگائیں"۔ [۵]

---

[۱] :۔ الناہیہ لعلامہ عبدالعزیز پرہاروی۔ (۲) تاریخ طبری جلد ششم ۲۰۰؁ ۔ [۳] تاریخ طبری ۲۰۰؁ ۔ تاریخ طبری۔
[۴] :۔ البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۴ ۔ [۵] :۔ ایضاً ۲۴۵

جنگ ختم ہونے کے بعد حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین دن تک بصرہ کے باہر (جہاں جنگ ختم ہوئی تھی) مقیم رہے اور دونوں فریق کے مقتولین پر نمازِ جنازہ پڑھتے رہے اور قریش پر نمازِ جنازہ پڑھنے کا خاص اہتمام فرمایا[۱]

دیکھئے اگر وہ لوگ جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں آئے تھے (معاذ اللہ) واقعی کافر تھے جیسا کہ آج کل کے منہ پھٹ کہتے ہیں تو پھر اُن پر نمازِ جنازہ پڑھنے کے کیا معنی ہیں۔ کیونکہ دعائے مغفرت تو صرف مسلمان و مومن ہی کے لیے ہو سکتی ہے۔ لہٰذا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ لوگ مومن تھے۔

جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بصرہ سے رخصت ہونے لگیں تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کے قافلہ کے لیے سواریوں کا انتظام کیا اور زادِ راہ کھانا پینا و دیگر سامان فراہم کر کے دیا اور بصرہ کی چالیس عورتیں اُن کے ساتھ کیں جب عین روانگی کا وقت آیا تو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود بنفسِ نفیس دروازہ پر تشریف لائے۔ اس وقت اور بھی بہت زیادہ افراد موجود تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سب کو رخصت کیا اور سب کو دعا دی حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے فرمایا کہ " ہمارے درمیان یہ ایک واقعہ پیش آ گیا تھا جو اپنوں میں کبھی کبھی پیش آجاتا ہے۔ (ہم ایک دوسرے کی فضیلت کے منکر نہیں ہیں) بلاشبہ یہ (حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) دنیا و آخرت میں نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیوی ہیں۔ پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُن کے ساتھ اعزازی طور پر رخصت کرتے ہوئے چند میل تک چلتے رہے۔ اور اپنے صاحبزادوں کو حکم دیا کہ اُن کے ساتھ آج کا دن ہمسفر کریں[۲]

جنگِ جمل کے ختم ہونے پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مقتولین کے قریب سے گزر رہے تھے کہ حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نظر پڑی۔ (جو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابل

---

[۱] :- ایضاً ۶ اور ۵۔

[۲] البدایہ والنہایہ جلد سات ص ۲۴۵ - ۲۴۶ ۔

جنگ میں شریک ہو کر شہید ہو گئے تھے (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سواری سے اُترے اور اُن کے چہرے اور داڑھی کو پونچھتے ہوئے رحمت کی دُعا دیتے رہے اور روتے رہے اور فرمایا "کاش میں آج سے بیس سال پہلے دُنیا سے رُخصت ہو جاتا" [۱]

نیز ایک مرتبہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ جنگ جمل اور جنگ صفین میں قتل ہونے والوں کا انجام کیا ہوگا؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں فریقوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"لا یموتن احد من ھؤلاء وقلبہ نقی الا دخل الجنۃ" [۲]

ترجمہ: ان میں سے جو شخص بھی صفائی قلب کے ساتھ مرا ہوگا وہ جنت میں جائے گا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ میں، طلحہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اور زبیر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اُن لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ" [۳]

ترجمہ: اور ان کے دِلوں میں جو کینہ تھا وہ سب ہم دُور کر دیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کریں گے۔

(حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقابلہ میں جنگ کے لیے آئے تھے اور جنگ جمل میں شہید ہوئے)۔ جنگ جمل کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحبزادہ عمران بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پہنچا۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے مرحبا کہا اور اپنے قریب بٹھایا اور فرمایا کہ بے شک میں اللہ تعالیٰ سے اُمید رکھتا ہوں کہ میں اور تمہارے والد اُن لوگوں میں سے ہوں گے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا "وَنَزَعْنَا مَا فِیْ صُدُوْرِهِمْ مِّنْ غِلٍّ اِخْوَانًا عَلٰی سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِیْنَ" یعنی اُن کے دِلوں میں جو کینہ تھا وہ سب ہم دُور

[۱] مجمع الفوائد جلد دوم ص۲۲۳ — [۲] مقدمہ ابن خلدون۔
[۳] سنن البیہقی جلد ۸ ص۱۸۳، البدایہ والنہایہ جلد ۷ ص۲۴۸

کردیں گے کہ سب بھائی بھائی کی طرح رہیں گے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھا کرینگے"۔

وہیں دو آدمی اور موجود تھے جو کہنے لگے کہ آپ اُن کو قتل بھی کریں اور جنت میں بھی ساتھ رہی ہوں۔ (یہ تو عجیب بات ہے) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آیت بالا کا مصداق کون ہوگا اگر میں اور طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہ ہوں گے۔ (یعنی ہم جیسے دینی بھائی جن میں کوئی اختلاف ہوجائے تو وہ ضرور ہی اس آیت کے ذیل میں آتے ہیں) پھر حضرت طلحہ کے صاحبزادے سے فرمایا کہ جب بھی تمہیں کوئی ضرورت ہو ہمارے پاس چلے آنا ہو[1]

جس شخص نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کیا وہ اُن کا سر کاٹ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لایا۔ اس کا خیال تھا کہ اس کام کی وجہ سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دل میں میری جگہ ہو جائے گی۔ جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس شخص کی حرکت کا پتہ چلا اور اس کی آمد کی خبر ملی تو آپ نے فرمایا کہ "اس کو میرے پاس آنے کی اجازت نہ دو اور اس کو دوزخی ہونے کی خبر سنا دو"۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس موقعہ پر یوں فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے کہ "صفیہ کے بیٹے (زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کے قاتل کو دوزخ کی خبر دے دینا"۔[2]

سبق:۔ اس سے معلوم ہوا کہ جو لوگ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرفدار تھے یہ ضروری نہیں کہ وہ سب کے سب جنتی ہوں اور جو لوگ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف تھے۔ اُن میں بعض قطعی جنتی بھی تھے۔ کیونکہ حضرت طلحہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عشرہ مبشرہ میں سے ہیں۔ جو کہ مطابق بشارت مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قطعاً اور یقیناً جنتی ہیں۔

اسماء گرامی اصحاب عشرہ مبشرہ

(۱) حضرت ابوبکر صدیق (۲) حضرت عمر فاروق (۳) حضرت عثمان غنی (۴) حضرت علی مرتضےٰ (۵) حضرت طلحہ

---

[1] سنن بیہقی جلد ۸ صفحہ ۱۷۳ [2] البدایہ والنہایہ جلد ۷ صفحہ ۲۴۹۔

(۶) حضرت زبیر (۷) حضرت سعد بن ابی وقاص (فاتح ایران) (۸) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف (۹) امین اُمت حضرت ابوعبیدہ بن جراح (۱۰) حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین
اعلٰحضرت فاضل بریلوی قدس سرہ نے فرمایا ہے

وہ دسوں جن کو جنت کا مژدہ ملا اس مبارک جماعت پہ لاکھوں سلام

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغی بھی اُنکے مُسلمان بھائی تھے۔

ابوالبختری کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اصحاب جمل کے بارے میں دریافت کیا گیا (جو کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لشکر میں شامل ہو کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لڑے تھے) کیا یہ لوگ مُشرک ہیں؟ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، شرک سے تو بھاگے ہی تھے" (تب ہی تو اسلام میں داخل ہوئے) پھر دریافت کیا گیا کیا یہ لوگ منافق تھے؟ فرمایا "منافق تو اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت کم کرتے ہیں" (یہ لوگ تو ذکر اللہ میں مشغول رہنے والے ہیں) پھر دریافت کیا گیا اچھا تو پھر یہ لوگ کون ہیں۔ (ان سے جنگ کیوں ہوئی) فرمایا" ہمارے بھائی ہیں ہمارے خلاف باغی ہو کر آئے تھے (مجبوراً جنگ کرنی پڑی)، [۱]

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فضائل و مبراءت کے سلسلے میں ابھی بہت کچھ لکھنا باقی ہے مگر طوالت کے خوف سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔ اب آخر میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تاریخ وفات بھی پڑھ لیجئے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ۱۷ رمضان المبارک ۵۸ھ مطابق ۱۳ جون ۶۷۸ء کو ہوئی۔

کتبہٗ العاجز غلام محمود کان اللہ لہٗ
ازہری پور۔

---

[۱]۔ سُنن بیہقی جلد ۸ ص ۱۷۳۔